www.KitaboSunnat.com



مقالات

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر ۔ ڈاکٹر سعید ریاض
ڈاکٹر ابو رضوان حافظ عبدالستار

# مفسّر قرآن کے آداب و شرائط

مفسّر قرآن کے لئے مندرجہ ذیل آداب و شرائط کا حامل ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔

## ۱۔ صحّۃ الاعتقاد :

عقیدہ کا اثر انسان پر بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ اس کی وجہ سے انسان صحیح اور غلط اعمال کا ارتکاب کرتا ہے ایک بدعقیدہ آیاتِ قرآنی کی تحریف اور تنقیص سے باز نہیں آتا ۔ اس لئے محدثین عام طور پر ایسے بدعتی کی روایت نہ لینے پر متفق ہیں جو داعی ہو ۔ چنانچہ مشہور امام جرح و تعدیل ابو حاتم محمد بن حبان بستیؒ فرماتے ہیں ۔

"الدَّاعِيَةُ إِلَى الْبِدَعِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ عِنْدَ اَئِمَّتِنَا قَاطِبَةً لَا اَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْهِ خِلَافًا"۔[۱]

ہمارے تمام آئمہ کے ہاں بدعت کی طرف دعوت دینے والے سے احتجاج کرنا جائز نہیں ہے ۔ اس سلسلے میں ان کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

## ۲۔ حُسنِ نیّت :

تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ۔ ارشادِ نبویؐ ہے کہ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"[۲] یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ۔ انسان تمام آلائشوں سے ذہن کو پاک کرکے پڑھے اور پھر تفسیر بھی اس لحاظ سے کرے ۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے بجا فرمایا کہ :

"قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا صحیفہ بنا کر اتارا ہے اور ہر آدمی کے اندر طلب ہدایت کا داعیہ ودیعت فرمایا ہے ۔ اگر اس داعیہ کے تحت آدمی قرآن مجید کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو بقدر کوشش اور بقدر توفیق الٰہی اس سے فیض پاتا

[۱] عثمان بن صلاح ، علوم الحدیث المعروف مقدمہ ابن الصلاح مع شرح التقیید والایضاح ، ص ۱۴۹ ، دار الفکر القاہرہ ۔
[۲] البخاری ، محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح مع شرح فتح الباری ، ج ۱ ص ۹ ، طباعت الریاض (جلد ۱۳) ۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور اگر اس داعیہ کے سوا کسی اور داعیہ کی تحریک سے کسی حقیر مقصد کے لئے وہ قرآن کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَا نَوٰی" [1] کے اصول کے مطابق وہ وہی چیز پاتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی اس خصوصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تعریف فرمائی ہے " یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا" [2] (اللہ اس کے ذریعہ سے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے۔) اور اس کے بعد اس ہدایت اور ضلالت کا ضابطہ بھی بیان فرمایا کہ " وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ" [3] (اس کے ذریعہ سے نہیں گمراہ کرتا مگر انہی لوگوں کو جو کہ نافرمان ہوتے ہیں) یعنی جو لوگ فطرت کی راہ سے ہٹ کر چلتے ہیں اور ہدایت سے بھی ضلالت ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو وہی چیز دیتا ہے جس کے وہ بھوکے ہوتے ہیں [4]۔

حضرت امام سفیان ثوریؒ نیت کی پاکیزگی کو اہمیت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

| | |
|---|---|
| "لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا یَطْلُبُهٗ بِنِیَّتِهٖ یَعْنِی الْحَدِیْثَ لَاَتَبَعْتُهٗ حَتّٰی اُحَدِّثَهٗ فِیْ بَیْتِهٖ [5] | اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی حدیث رسول ﷺ کو نیت کے ساتھ طلب کرتا ہے تو میں اس کے گھر اس کے پیچھے جاؤں اور حدیث سنا کر آؤں۔ |

## ۳۔ نفسانی خواہشات سے پرہیز:

خواہشات انسان کو صحیح راستے سے بھٹکا دیتی ہیں ان سے انسان اپنے غلط نظریات کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو اپنے نرم کلام اور ادبی زبان سے مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بقول مناع القطان روافض، معتزلہ اور قدریہ کے غالی لوگوں کا یہی وطیرہ ہے [6] قرآن مجید میں ہے کہ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ [7] "کیا آپ نے اس شخص

[1] نفس المصدر [2] القرآن، البقرۃ، آیۃ ۲۶ [3] ایضاً [4] امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن (مقدمہ) ج ا ص ت مکتبہ انجمن خدام القرآن، لاہور، طبع سوم ۱۹۷۶ [5] ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی، الجامع لأخلاق الراوی ج ا ص ۳۳۸، مکتبہ المعارف الریاض ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۳ء [6] مباحث فی علوم القرآن، ص ۳۳۵، مناع القطان، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، الطبعۃ ۱۲ [7] القرآن، الفرقان: آیۃ ۴۳۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا بنا لیا"۔

## ۴۔ حُسنِ خُلق:

مفسرِ قرآن ایک مبلغ کی مانند ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں حسن اخلاق ہو آپؐ کا ارشاد ہے۔

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ"[1] "میں حُسنِ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں"

لہٰذا مفسرِ قرآن میں ان تمام اخلاق کا پایا جانا ضروری ہے جو ایک مسلمان کے شایانِ شان ہو۔ وہ امانت دیانت اور صداقت کے اعلیٰ درجہ کا حامل ہو۔ کم گو ہو۔ اس میں حیا اور شرم ہو وہ غیبت نہ کرنے والا ہو۔ ہمیشہ وعدے کو پورا کرنے والا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ذکر قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال میں ملتا ہے نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفتیں بدرجہ اولیٰ موجود تھیں۔ خاموشی کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

"مَنْ صَمَتَ نَجَا"[2] "جو خاموش رہا نجات پا گیا"

اسی طرح آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ

"مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ"[3] "آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فضول باتوں کو چھوڑ دے"۔

سچائی مؤمن کی بہترین صفت ہے حضرت محمدؐ سے حضرت عبداللہ الثقفیؓ نے پوچھا کہ آپؐ میرے متعلق کس چیز سے زیادہ خائف ہیں۔ عبداللہ فرماتے ہیں کہ "فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ"[4] یعنی آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا۔ پس آپؐ نے زبان کے کلام سے خطرے کا اظہار فرمایا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

---

[1] مالک بن انس، موطا، ص ۶۵۱، دار النفائس، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰م

[2] مسند احمد، سنن الترمذی، سنن الدارمی، البیہقی، شعب الایمان بحوالہ مشکاۃ المصابیح، ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ، ص ۴۱۳، باب حفظ اللسان کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱۹۷۷ء۔

[3] مالک، مسند احمد، ابن ماجہ، سنن الترمذی، بیہقی، شعب الایمان بحوالہ مشکاۃ المصابیح، ص ۴۱۳۔ [4] سنن الترمذی، بحوالہ مشکوۃ المصابیح، ص ۴۱۳۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا عَنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ[1]

جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے۔

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[2]

زنا کے قریب مت جاؤ۔

اور ویسے بھی بے حیائی بُری چیز ہے۔ اور حیا، شرم عظمت کی چیزیں ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ[3]

بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو معیوب کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اس کو زینت بخش دیتی ہے۔

ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا کہ:

"لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ"[4]

ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے"

وعدے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا[5]

"عہد پورا کر دو بے شک عہد کے متعلق سوال ہو گا۔"

## ۵۔ عملی نمونہ:

قرآن مجید ایسی کتاب ہے جس کا مقصد عمل ہے۔ اس کا ہر لفظ قابل عمل ہے اور کوئی چیز اس میں ایسی نہیں ہے جس پر عمل ناممکن ہو۔ مفسر قرآن کے لئے احکامات قرآنی کے مطابق عملی زندگی گذارنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی مثال یہود و نصاریٰ کے علماء کی مانند ہو گی حضرت زیادؓ بن لبید سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی

[1] سنن الترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۴۱۳ [2] القرآن۔ سورۃ بنی اسرائیل، آیۃ ۳۲۔
[3] سنن الترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۴۱۳ [4] موطا امام مالک، مالک بن انس، ص ۶۵۱، دار النفائس بیروت ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء الطبعۃ الرابعۃ [5] القرآن، سورۃ بنی اسرائیل، آیۃ ۳۴



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیز کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ" "یہ علم کے جانے کا وقت ہوگا۔"

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم کیسے چلا جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور یہ طریقہ قیامت تک رائج رہے گا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ | "آپ کی ماں آپ کو گم پائے۔ زیاد میں تمہیں مدینہ |
| لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ الرَّجُلِ بِالْمَدِينَةِ | میں سب سے زیادہ سمجھدار آدمی سمجھتا تھا لیکن |
| أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى | یہود و نصارٰی تورات و انجیل کی تلاوت نہیں کرتے |
| يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ | لیکن جو کچھ ان میں ہے ان میں سے کسی چیز پر |
| لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا[1] | ان کا عمل نہیں ہے۔" |

مولانا امین احسن اصلاحی کا قول اس سلسلے میں مشعلِ راہ ہے کہ:

"کامیابی اور فلاح کی راہ صرف یہ ہے کہ آدمی قرآن کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی ہمت کرے اور اس کے لئے ہر قربانی پر آمادہ ہو جائے۔ کچھ عرصہ تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ارادے کی آزمائش ہوتی ہے اگر آدمی اس آزمائش میں اپنے آپ کو مضبوط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کے لئے کامرانی کی راہیں کھلنا شروع ہو جاتی ہیں" [2]

اور ویسے بھی بے عمل عالم کے متعلق کئی آیات قرآنِ حکیم اور احادیث میں موجود ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ

"بے عمل عالم جہنم میں اپنی انتڑیوں کے گرد کولہو کے بیل کی طرح چکر لگائے گا"[3]

## ۶۔ عزتِ نفس:

مفسرِ قرآن کی شان یہ ہے کہ وہ کسی سے مرعوب نہیں ہوتا۔ علم حاصل کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو اس کے سامنے آکر ادب سے بیٹھے اس کو اپنی عزت اور وقار کا ہمیشہ خیال ہو۔

---

[1] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، السنن مع شرح مفتاح الحاجۃ، ص ۳۰۳، باب ذہاب القرآن فی العلم، ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ سرگودھا ۱۳۹۴ھ [2] تدبر القرآن (مقدمہ) ص ۱۷ [3] مشکوٰۃ المصابیح، ص ۴۳۶



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑے بڑے آئمہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مالکؒ کے متعلق حضرت امام ذہبیؒ فرماتے ہیں۔

كَانَ مَجْلِسُهُ مَجْلِسَ وَقَارٍ وَحِلْمٍ وَعِلْمٍ[1] "ان کی مجلس وقار، حلم اور علم کی مجلس ہوتی تھی"

امام حسن بصریؒ نے بعض علماء کو حکمرانوں کے دروازوں پر دیکھ کر فرمایا کہ

جِئْتُمْ بِالْعِلْمِ عَلَى رِقَابِكُمْ إِلَى أَبْوَابِهِمْ فَزَهِدُوا فِيكُمْ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ جَلَسْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يُرْسِلُونَ إِلَيْكُمْ لَكَانَ أَعْظَمَ لَكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ تَفَرَّقْتُمْ فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَ أَعْضَائِكُمْ[2] "آپ علم کو گردنوں پر اٹھا کر ان کے دروازوں تک آئے ہیں انہوں نے آپ سے بے رغبتی کی۔ اگر آپ اپنے گھروں میں رہتے اور وہ آپ کی طرف پیغام بھیجتے تو آپ ان کی نظروں میں عظیم ہوتے۔ آپ نے گروہ بندیاں کیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔

عُلما کی شان یہ ہے کہ وہ لوگ امراء کے سامنے جھکنے والے نہ ہوں حجاج بن حمزہؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس خراسان کے حاکم کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ انہیں حدیث سنائی جائے تو آپ نے انکار فرمایا اور حدیث بیان نہ کی جب وہ باہر جانے لگا تو عبداللہ بن مبارکؒ ان کے ساتھ الوداع کرنے گھر کے دروازے تک نکلے وہ کہنے لگا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے حدیث بیان کریں تو آپ نے نہ بیان فرمائی لیکن اب آپ میرے ساتھ گھر کے دروازے تک آئے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا:

أَمَّا نَفْسِي فَأَهَنْتُهَا لَكَ وَأَمَّا حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أُجِلُّهُ عَنْكَ[3] یعنی میں نے اپنے نفس کو آپ کے سامنے ذلیل کر دیا لیکن میں حدیثِ رسول ﷺ کو آپ سے عظیم سمجھتا ہوں"

(مراد یہ کہ آپ جیسے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا)

عبدالرحمٰن بن حرملہ الاسلمیؒ فرماتے ہیں کہ:

[1] الذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین محمد، تذکرۃ الحفاظ، ج ص ۲۱۱، دار احیاء التراث، القاہرہ۔

[2] الفارسی، محمود بن احمد بن محمد، اسماء الرجال المصابیح، ص ۸۸، مخطوط، سعودی عرب

[3] الخطیب البغدادی، احمد بن علی، الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، ج ۱ ص ۳۴۶، مکتبۃ المعارف الریاض ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ (ج ۲)۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| مَا كَانَ إِنْسَانٌ يَجْتَرِئُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَهُ كَمَا يُسْتَأْذَنُ الْأَمِيرُ" [1] | (کوئی انسان سعید بن مسیبؒ کے پاس آنے کی جرأت نہ کرتا۔ یہاں تک کہ ان سے اس طرح اجازت لی جاتی جس طرح حکمرانوں کے پاس جانے کی اجازت لی جاتی ۔ |

حضرت امام مالک بن انسؒ کی تعریف کرتے ہوئے ابن خیاطؒ فرماتے ہیں کہ

يَدَعُ الْجَوَابَ فَلَا يُرَاجَعُ هَيْبَةً وَالسَّائِلُونَ نَوَاكِسُ الْأَذْقَانِ
نُورُ الْوَقَارِ وَعِزُّ سُلْطَانِ التُّقَى فَهُوَ الْمَهِيبُ وَلَيْسَ ذَا سُلْطَانٍ [2]

"جواب چھوڑ دیتے ہیں ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے مراجعت نہیں کی جاتی سوال کرنے والے سر خم کرکے کھڑے ہوتے ہیں ۔ وقار کی روشنی اور تقویٰ کے غلبہ کی عزّت ۔ وہ صاحبِ ہیبت (رعب والے) ہیں اگرچہ کہ سلطان نہیں"۔

## ۷۔ اظہارِ حق :

حق کا اظہار کرنے والے علماء سے متعلق مشہور حدیث ہے کہ

| | |
|---|---|
| "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" [3] | "ظالم سلطان کو کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے ۔" |

نیکی کی تبلیغ اور برائی سے روکنا مسلمان امت کے فرائض میں داخل ہے اور مفسرِ قرآن اس کا اولیٰ مبلغ ہے ۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

| | |
|---|---|
| "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ" [4] | اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے یا اللہ تعالیٰ آپ پر عذاب بھیجے گا پھر آپ دعا کریں گے اور وہ دعا قبول نہ ہوگی ۔" |

---

[1] الجامع لاخلاق الراوی، ج ۱ ص ۱۸۴ [2] الجامع لأخلاق الرّاوی وآداب السّامع، ج ۱ ص ۱۸۵، ۱۸۴
[3] محمد ناصر الدین الألبانی، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، ج ۱ ص ۸۰۶، المکتب الاسلامی، بیروت ۱۹۸۵ء۔
[4] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، ج ۲ ص ۳۹، کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۔ (ج ۲)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حق کا اظہار اور برائی سے روکنا مومن کی صفات میں سے ایک صفت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

«مَنْ رَأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ» [1]

"آپ میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اس کو چاہئے کہ ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو پھر زبان سے روکے اگر زبان سے نہ روک سکے تو دل سے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔"

## ۸۔ احترامِ علماء:

مفسر کے لئے ضروری ہے کہ علماء کی قدر و منزلت اس کے دل میں ہو کسی وقت میں وہ اس سے غافل نہ ہو ترجمان القرآن، حبر الأمة ابن عم الرسول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ وہ علماء کا بہت احترام کرتے تھے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ [2]

"اے اللہ اسے کتاب کا علم عنایت فرمائیے"

ایک دفعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکاب تھام لی تو انہوں نے فرمایا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ایسا نہ کریں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّا ھٰکَذَا نَفْعَلُ بِکُبَرَائِنَا وَعُلَمَائِنَا [3]

"ہم اپنے بزرگوں اور علماء سے ایسے ہی کرتے ہیں۔"

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماء کے احترام کے متعلق فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّکِیْنَۃَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْہُ» [4]

"علم سیکھو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور جن سے آپ علم سیکھتے ہیں۔ ان سے تواضع سے پیش آؤ"

---

[1] سنن الترمذی، ج ۲ ص ۴۰ [2] محمد بن اسماعیل البخاری: الجامع الصحیح، ج ۱ ص ۱۷ اصح المطابع، کراچی ۱۹۶۱ء [3] ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، السنن الکبریٰ، ج ۶ ص ۲۱۱، کتاب الفرائض باب ترجیح قول زید بن ثابت، نشر السنۃ ملتان (جلد ۱) ڈاکٹر عبد العزیز، تفسیر ابن عباس، ص ۱۶، جامعۃ ام القریٰ، مکۃ المکرمۃ [4] الہیثمی نور الدین علی بن ابی بکر (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے علاوہ اگر اس سے بڑے مفسر اور علماء موجود ہوں تو وہ طلبائے علم کو ان کی طرف رہنمائی کرنے سے گریز نہ کرے۔

## ۹- تدبر:

مفسر قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات میں بہت غور و خوض کرے قرآن مجید میں بھی اس بات کا ذکر موجود ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا۔ [۱]

(کیا یہ لوگ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں)

قرآن حکیم کے علمی جواہر ریزوں سے اس صورت میں صحیح طور پر خود مستفید ہو سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی کر سکتے ہیں جبکہ اس کے متعلق صحیح طور پر غور و خوض کیا جائے۔

## ۱۰- انداز بیاں:

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے دلچسپی قائم رکھنے کے لئے مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً ارشاد باری تعالی ہے کہ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ [۲]

یعنی آپ نے خیال نہیں کیا کہ اللہ تعالی نے کلمہ طیبہ (اچھی بات) کی مثال کس طرح بیان کی ایک پاکیزہ درخت کی سی جس کی جڑ مضبوط ہے اور شاخیں آسمان میں (اوپر کی طرف) اپنے مالک کے حکم سے ہر موسم پر پھل دیتا ہے اور اللہ تعالی لوگوں سے اس لئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ کہ وہ سوچیں اور سمجھیں اور کلمہ خبیثہ (شرک کفر اور گندی بات) کی مثال اس پلید درخت کی سی ہے جس کو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اس کے لئے قرار نہیں ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ [۳] مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج ا ص ۱۳۷، مؤسسۃ المعارف، بیروت ۱۹۸۶ء / ۱۴۰۶ھ

[۱] القرآن، سورۃ محمد، آیۃ ۲۴ [۲] القرآن، سورۃ ابراہیم، آیۃ ۲۴-۲۶۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ